کو کہہ رہا ہے کہ ان کو کچل دو۔ بروقت سختی سے ان کو ختم کر دو۔ یہ صورتِ حال ایسی ہے کہ گویا امریکہ کے ساتھ جس ملک کے بھی معاہدے ہیں اور وہ جن ممالک کا بھی اتحادی ہے، اس کا مطلب ہے کہ وہ سب کے ساتھ دوغلی پالیسی چلا رہا ہے۔ اس کی ہمدردیاں مہاجرین و مجاہدین کے ساتھ نہیں ہیں۔ وہ بظاہر مگرمچھ کے آنسو بہا رہا ہے۔ لیکن اندر سے وہ بندر بانٹ کر چکا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جب وہ روس کو یہ ترغیب دیتا ہے کہ ان کو کچل دو تو وہ اس ملک کو لبنان بنانا چاہتا ہے۔ جب وہ روس کو کہتا ہے کہ مسلمانوں کی نشاۃِ ثانیہ کو کچل دو۔ جبکہ مجاہدین کی ساری جدوجہد اسلام کی بقا اور نشاۃِ ثانیہ کے لیئے ہے۔ مگر وہ کہہ رہا ہے کہ آؤ مل کر ہم ان کو ختم کریں۔ تو یہ جنگ اسی زمین پر لڑی جائے گی۔

تو میری عرض یہ ہے کہ یہ انتہائی خطرناک صورتِ حال ہے۔ اور ہمیں قدرت کا شکر گذار ہونا چاہیئے کہ اس شخص کی حقیقت اس نے ظاہر کر دی۔ اور اگر ہم بروقت اس کا نوٹس نہ لیں تو میرے خیال میں اس سے پوری ملتِ مسلمہ کا استحقاق مجروح ہوگا۔ ہم میں سے ہر ایک ملتِ مسلمہ کا ایک فرد ہے۔ ہم ایک اکائی ہیں جب ہر فرد نوٹس لے تو خطرے کا انسداد ہوگا۔ اگر ہم فنی ضابطوں کی وجہ سے اس اہم ترین بات کو چھوڑ دیں تو وہ کہیں گے کہ سارے مسلمان بے حس ہو چکے ہیں اور وہ جاگتے ہی نہیں ان کو جلدی ختم کر دو۔

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

سمیع الحق

وفیات

امتِ مرحومہ کے ادبار و زوال، قحط الرجال اور ملی انتشار کے اس پرآشوب دور میں گذشتہ چند ہفتوں سے یکے بعد دیگرے اکابر علماء نے ملت کو داغِ مفارقت دیا۔ مولانا سید محمد ازہر شاہ قیصر دیوبند مولانا فاضل حبیب اللہ رشیدی ساہیوال اور صاحبزادہ عبدالباری جان چارسدہ کے حادثۂ وفات سے ملت کو بھاری نقصان پہنچا اور یہ سانحات علم و عمل زہد و تقویٰ جوش و جذبہ، اشاعت و تدریس تصنیف و تالیف کی دنیا کیلئے ایک بڑا خلاء ثابت ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ملت کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے

مولانا سید محمد ازہر شاہ قیصر | علامہ انور شاہ کشمیری کے فرزند اور اکابر علماء دیوبند کی علمی نسبتوں کے امین تھے، مدتوں مرکز علم دارالعلوم دیوبند کے ماہنامہ رسالہ دارالعلوم کے مدیر اور اب ماہنامہ طیب کے ایڈیٹر تھے وہ ایک وسیع النظر صحافی اور ادیب تھے، موصوف کی ساری زندگی علم کی خدمت، دین کی اشاعت، حق گوئی